

”آپ نے لکھا ہے کہ لما بلغ النبی صلعم ان فارس ملکوا اپنے کسری قال
لن یفلح قوم ولوا امرهم امرأة (رواه البخاری)

سوال اس بارے میں یہ نہیں ہے کہ عورتوں کو حکمران بنانا کوئی خاص
فضیلت کی بات ہے ۔ بیٹھ صرف اس میں یہ ہے کہ جو طریقے جمہوری نظام
حکومت کے اب بن گئے ہیں اور جن کی رو سے لوگوں کو اپنے نمائندے چنتے
کے لئے حق دیا گیا ہے ، وہ حق صرف مردوں کے لئے مخصوص کیا جائے یا اس
میں عورتوں کو بھی شریک کیا جائے ۔

اسلام نے دوسرے مذاہب کی طرح عورت کی حیثیت مرد کے سائزے میں
نہیں رکھی بلکہ اسے مستقل حیثیت دی ہے اگر اسلامی احکام کی رو سے عورت
اپنا الگ کاروبار کر سکتی ہے اور اگر جائیداد پیدا کر سکتی ہے تو اپنے شوهر
باپ بھائی سے الگ پارلیمنٹ میں کیوں نہیں رائے دے سکتی ۔

للرجال نصیب مما کتسبووا ولنساء نصیب مما اكتسبن ۔

(ملفوظات آزاد ص ۱۱۵ طبع دہلی)

زندگی کا بیمه :-

بیمه زندگی کے بارے میں بھی ابھی تک ہمارے ملک میں عوام و خواص
طرح طرح کے شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں ۔ اور اس مفید نظام سے خاطر
خواہ فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں ۔

مولانا آزاد مرحوم نے اس کے بارے میں خیر مبہم الفاظ میں فرمایا :
”جہاں تک اسلام کے احکام کا میں نے مطالعہ کیا ہے ، میں پورے و ثوقے
کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ زندگی کا بیمه کرانا کسی طرح بھی اسلامی
احکام کے خلاف نہیں ہو سکتا ۔ مجھ سے جب کبھی کسی مسلمان نے اس
بارے میں دریافت کیا ہے تو میں نے ہمیشہ اسے بھی جواب دیا ہے ۔“
اسی طرح مقصود علی خان قریشی (بکل گوڑہ ۔ اورنگ آباد) کے ایک
امہتہ مارے جواب میں مولانا فرماتے ہیں کہ :